حافظ عبیداللہ (قسط:٦)

حضرت مہدی علیہ الرضوان اور مرزا قادیانی
چند غلط فہمیوں اور تلبیسات کا ازالہ

دیگر شیعہ کتب میں بھی ''کرعہ'' کا لفظ ہے

یہ ''کرعہ'' والی بات دوسرے شیعہ مصنفین نے بھی اپنی کتابوں میں نقل کی ہے، مثلاً:۔

مشہور شیعہ محمد باقر مجلسی نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ کی طرف منسوب امام غائب کے بارے میں ایک روایت ذکر کی ہے جس کے اندر یہ الفاظ بھی ہیں:۔

''**فیخرج من الیمن من القریة یُقال لها كرعة علی رأسه عمامتي، متدرّع بدرعي، متقلّد بسیفي ذی الفقار**'' وہ (شیعہ کا بارھواں امام۔ناقل) یمن کے ایک گاؤں سے خروج کرے گا جسے ''کرعہ'' کہا جاتا ہے، اس کے سر پر میرا عمامہ ہوگا اور اس کے پاس میری ڈھال ہوگی اور اس نے میری تلوار ذوالفقار لٹکائی ہوگی۔

(بحارالانوار، جلد 52، صفحہ 380)

لیجئے! اس روایت میں تو صاف طور پر یہ بھی بیان ہوگیا کہ یہ ''کرعہ'' ہندوستان کے ضلع گورداسپور کا نہیں بلکہ یمن کا ایک گاؤں ہے، اور یہ بات پہلے بیان ہوچکی کہ شیعہ کے نزدیک امام غائب اور مہدی کون ہیں۔

ایک اور شیعہ سید ہاشم بحرانی موسوی نے بھی یہ روایت نقل کی ہے:۔

''**التاسع والسبعون: الأربعین باسناده عن عبدالله بن عمر قال: قال النبی ﷺ: یخرج المهدي من قریة یُقال لها كرعة**''۔ روایت نمبر 79: اربعین میں حضرت عبداللہ بن عمر (صحیح عبداللہ بن عمرو ہے۔ناقل) سے روایت نقل کی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مہدی ایک ''کرعہ'' نامی گاؤں سے خروج کرے گا۔

(غایة المرام وحجة الخصام، جلد 7، صفحہ 101، مؤسسۃ التاریخ العربی، بیروت)

اہل سنت کی کتابوں میں ''کرعہ'' والی روایت کا ذکر

مہدی (علیہ الرضوان) کے ''کرعہ'' نامی گاؤں سے نکلنے کی روایت اہل سنت کی مندرجہ ذیل کتابوں میں ملتی ہے اور ان تمام کتب میں لفظ ''کرعہ'' ہی ہے کسی ایک میں بھی ''کدعہ'' (دال کے ساتھ) نہیں۔

الاربعون حديثاً في المهدي (ابونعیم اصفہانیؒ)، روایت نمبر 7۔

العرف الوردی فی أخبار المهدی (امام سیوطیؒ)، صفحہ 82، روایت نمبر 84۔

المعجم لابن المُقريء (ابوبکر محمد بن ابراہیم اصفہانیؒ)، صفحہ 58، روایت نمبر 94۔

الكامل في ضعفاء الرجال (ابن عدی جرجانیؒ)، جلد 6، صفحہ 516، راوی نمبر: 1435۔

نوٹ: ’’**معجم ابن المُقری**‘‘ اور ابن عدی کی ’’**الکامل فی ضعفاء الرجال**‘‘ کی روایات میں یہ بھی ذکر ہے کہ ’’کرعہ یمن کا ایک گاؤں ہے‘‘۔

عبدالوہاب بن ضحاک کا تعارف

یہ بات تو روزِ روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ اہل سنت اور شیعہ کی جس کتاب میں بھی یہ روایت ملتی ہے وہاں لفظ ’’**کــرعــه**‘‘ ہی ہے، مرزا قادیانی نے کمال دھوکہ دہی سے ’’ر‘‘ کو ’’د‘‘ سے بدل کر ’’کدعہ‘‘ بنایا اور پھر یہ کہا کہ ’’کدعہ‘‘ اصل میں ’’قادیان‘‘ کا عربی نام ہے، اب آیئے ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ یہ روایت سرے سے قابل اعتبار ہی نہیں کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی ہے ’’**عبدالوهاب بن ضحاك حِمصي**‘‘ اس کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے:۔

☆ امام بخاریؒ نے فرمایا: وہ عجیب قسم کی روایات بیان کیا کرتا تھا۔

☆ امام ابوداودؒ نے فرمایا: یہ روایتیں گھڑا کرتا تھا، میں نے خود اسے دیکھا ہے۔

☆ امام نسائیؒ نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے، اسے ترک کر دیا گیا ہے (متروک ہے)۔

☆ امام عقیلیؒ، امام دارقطنیؒ اور امام بیہقیؒ نے فرمایا: یہ متروک راوی ہے۔

☆ امام صالح بن محمد الحافظ نے فرمایا: منکر الحدیث ہے، اس کی زیادہ تر حدیثیں جھوٹی ہیں۔

☆ امام ابن حِبانؒ نے فرمایا: یہ حدیثیں چوری کیا کرتا تھا، اس سے دلیل پکڑنا جائز نہیں۔

☆ امام ابن ابی حاتمؒ نے فرمایا: وہ جھوٹ بولا کرتا تھا۔

☆ امام حاکمؒ اور ابونعیمؒ نے فرمایا: یہ موضوع حدیثیں بیان کیا کرتا تھا۔

(**تهذيب التهذيب**، جلد 2، صفحہ 637)

تو یہ ہے ہندوستانی مہدی مرزا قادیانی کی دھوکہ دہی کا ایک نمونہ اور اس کی پیش کردہ ’’حدیث صحیح‘‘ کا حال، کسی نے کیا خوب کہا ہے:۔

ناپختہ ذہانت سے غباوت اچھی......بگڑی ہوئی عقل سے حماقت اچھی

چانداورسورج گرہن کامشہورزمانہ مرزائی فراڈ

مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں کئی جگہ یہ دھوکہ دیا ہے اورآج جماعت مرزائیہ بھی یہ فریب دیتی نظر آتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مہدی کی ایک نشانی یہ بیان فرمائی تھی کہ اس کے زمانے میں رمضان کے مہینے میں چانداورسورج گرہن ہوگا، اور مرزا قادیانی کے زمانے میں یہ نشان اس طرح پورا ہوا کہ رمضان کی تیرھویں شب چانداوراسی رمضان کی اٹھائیس (28) تاریخ کوسورج گرہن ہوا، لہذا مرزا قادیانی ہی مہدی ہے۔

قارئین محترم! مرزا قادیانی نے انتہائی بے شرمی کے ساتھ اس بات کو ”نبی کریم ﷺ کا فرمان“ لکھا، جبکہ دنیا کی کسی کتاب میں یہ ذکرنہیں کہ یہ بات نبی کریم ﷺ نے فرمائی ہے، آج بھی جماعت مرزائیہ انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ اسی ضد پراڑی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے جبکہ وہ خود جس کتاب کے حوالے سے یہ (جھوٹی) روایت پیش کرتے ہیں اس میں بھی یہ نہیں لکھا کہ یہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے، آیئے سب سے پہلے دیکھتے ہیں یہ روایت جو ”سنن دارقطنی“ کے حوالے سے پیش کی جاتی ہے اس کی سنداور الفاظ کیا ہیں، اس کے بعد ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ اس کی سند میں کون کون راوی ”کذاب اور جھوٹا“ ہے، اور پھر یہ بھی بتائیں گے کہ بالفرض اگر اس روایت کو صحیح بھی تسلیم کرلیا جائے تو جیسے سورج اور چاند گرہن کا اس میں ذکر ہے ویسا گرہن مرزا قادیانی کی زندگی میں تو کیا بلکہ آج تک نہیں لگا، سب سے پہلے روایت کی سنداورالفاظ:۔

”حدّثنا أبوسعيد الاِصطَخري، حدّثنا محمد بن عبدالله بن نوفل، حدّثنا عُبيد بن يَعِيش، حدّثنا يونس بن بُكير، عن عَمرو بن شِمر، عن جابرعن محمد بن علي، قال: ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السماوات والأرض، ينكسف القمرلأول ليلة من رمضان، وتنكسف الشمس في النصف منه، ولم تكونا منذ خلق السماوات والأرض“۔ترجمہ: عَمرو بن شِمر (جعفی کوفی) نے جابر (بن یزدی جعفی) سے اوراُس نے ”محمد بن علی“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ: ہمارے مہدی کی دوایسی نشانیاں ہیں کہ جب سے زمین وآسمان بنے ہیں یہ دونوں کبھی واقع نہیں ہوئیں (پہلی نشانی) رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن ہوگا اور (دوسری نشانی) رمضان کے نصف (یعنی پندرہ رمضان۔ناقل) کوسورج گرہن ہوگا، اور یہ دونوں (گرہن) جب سے زمین وآسمان بنے ہیں کبھی نہیں لگے۔ (سنن الدار قطنی، جلد2، صفحات 419و420، طبع مؤسسۃ الرسالۃ)

دوستو! یہ ہیں اُس روایت کے عربی الفاظ اورسند جسے مرزا قادیانی کے مہدی ہونے کی دلیل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، اس روایت میں یہ باتیں قابل غور ہیں:۔

☆ جیسا کہ آپ نے دیکھا یہ حدیث رسول ﷺ ہرگز نہیں بلکہ کسی ''محمد بن علی'' نامی شخص کی طرف منسوب قول ہے (جماعت مرزائیہ کی طرف سے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ حضرت زین العابدینؒ کے بیٹے امام باقرؒ ہیں، اگر اِس دعوے کو صحیح بھی فرض کرلیا جائے تو بھی یہ بات حدیث رسول ﷺ ہرگز نہیں بن سکتی بلکہ امام باقر تو صحابی بھی نہیں کہ یہ فرض کیا جائے کہ انہوں نے یہ بات آنخضرت ﷺ سے سُنی ہوگی)۔

☆ اگر بالفرض یہ تسلیم کرلیا جائے کہ یہ بات ''امام باقرؒ'' نے ہی فرمائی ہے اور اسے صحیح بھی مان لیا جائے تو بھی ان کے الفاظ ہیں ''ان لمھدینا آیتین'' ہمارے مہدی کی یہ دونشانیاں ہیں، اور ہمارے مہدی سے مراد وہ مہدی ہیں جو عترت رسول ﷺ اور اولاد فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ہوں گے، قادیانی وہ احادیث کیوں بھول جاتے ہیں جن کے اندر خاندان سادات کے چشم وچراغ مہدی کا تعارف بیان ہوا ہے؟۔

☆ اس روایت کی سند میں دوراوی (عَمرو بن شمر اور جابر جعفی) ہیں جن کا تعارف ہم آگے بیان کریں گے۔

☆ اس روایت کے عربی الفاظ میں صاف طور پر یہ بیان ہے کہ ''چاند گرہن رمضان کی پہلی رات کو'' (لأول ليلة من رمضان) اور سورج گرہن ماہِ رمضان کے نصف یعنی آدھے رمضان (النصف منه) میں لگے گا، اور واقعی رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن اور ماہِ رمضان کے نصف میں سورج گرہن آج تک نہیں لگا۔ واضح رہے کہ یہاں یہ الفاظ نہیں کہ ''چاند گرہن والی راتوں میں سے پہلی رات میں چاند گرہن اور سورج گرہن والے دنوں میں سے درمیان والے دن سورج گرہن لگے گا'' جیسے مرزا قادیانی نے کئی جگہ اپنی طرف سے یہ الفاظ اس روایت میں اضافہ کیے ہیں (اس کی جہالت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے اُس نے ''النصف منه'' کا مطلب یہ بیان کیا کہ ''سورج گرہن کے دنوں میں سے درمیانے دن سورج گرہن ہوگا'' جب کہ عربی میں ''نصف'' کہتے ہیں آدھے کو نہ کہ درمیانے کو۔

☆ نیز اس روایت میں دوبار یہ ذکر ہے کہ ''ایسا گرہن جب سے زمین وآسمان بنے ہیں کبھی نہیں لگا''، یہاں ہرگز ایسا کوئی ذکر نہیں کہ ''کسی مدعی مہدیت کے زمانے میں ایسا چاند یا سورج گرہن نہیں لگا'' بلکہ مطلقاً ایسا گرہن نہ لگنے کا ذکر ہے، اور جیسا گرہن مرزا قادیانی کی زندگی میں بتایا جاتا ہے ویسا گرہن مرزا سے پہلے کئی بار لگ چکا ہے اور مرزا کے بعد بھی جب تک یہ نظام فلکی موجود ہے لگتا رہے گا، اور مزے کی بات سنہ 1851ء بمطابق 1267ھ میں جب مرزا کی عمر ابھی گیارہ یا بارہ سال تھی رمضان المبارک کی انہی تاریخوں میں یعنی 13 رمضان کو چاند گرہن اور 28 رمضان کو سورج گرہن لگا تھا اور اُس وقت ''محمد احمد سوڈانی'' موجود تھا جس نے بھی مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا، یہ وضاحت ہم نے اس لئے کردی کہ مرزا قادیانی نے انتہائی چالاکی کا ثبوت دیتے ہوئے اس روایت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا تھا:۔

''ترجمہ تمام حدیث کا یہ ہے کہ ہمارے مہدی کے لئے دونشان ہیں جب سے زمین وآسمان کی بنیاد ڈالی گئی وہ نشان کسی ماموراور مرسل اور نبی کے لئے ظہور میں نہیں آئے''۔ (تحفہ گولڑویہ، رخ 17، صفحہ 132)

جبکہ اِس جھوٹی روایت میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس کا ترجمہ ہو کہ ''جب سے زمین وآسمان بنے ہیں یہ نشان کسی مامور، مرسل اور نبی کے لئے ظہور میں نہیں آئے''، روایت کے الفاظ کا ترجمہ صرف یہ ہے کہ ''جب سے زمین وآسمان کی پیدائش ہوئی ہے ایسا چانداور سورج گرہن کبھی نہیں ہوا''، اِس میں نہ مامور کا ذکر اور نہ مرسل یا نبی کا۔

مرزا قادیانی کا نبی کریم ﷺ پر جھوٹ

دوستو! آپ نے دیکھا کہ سنن دارقطنی میں جو روایت ہے اس میں کسی ''محمد بن علی'' کا قول بیان ہوا ہے، لیکن مرزا قادیانی لکھتا ہے:۔

''**فاعلموا ايها الجهلاء والسفهاء أن هذا حديث من خاتم النبيين وخير المرسلين وقد كُتب في الدار قطني الذى مرّ على تأليفه أزيد من ألف سنة**'' اے جاہلو اور بے وقوفو! جان لو کہ یہ خاتم النبیین اور خیر المرسلین (ﷺ) کی حدیث ہے جو دارقطنی میں لکھی ہے جس کی تالیف پر ہزار سال سے زیادہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ (نور الحق الحصّة الثانية، رخ 8، صفحہ 353)

کیا مرزا قادیانی کا کوئی امتی یہ بات ''خاتم النبیین ﷺ'' کا فرمان ثابت کر کے مرزا قادیانی کو جہنمی ہونے سے بچاسکتا ہے؟ پھر قارئین کی معلومات کے لئے عرض کردوں کہ یہاں مرزا قادیانی نے ایک اور جہالت کا ثبوت بھی دیا ہے وہ اس طرح کہ اُس کی یہ کتاب ''نور الحق حصہ دوم'' پہلی بار سنہ 1311 ہجری میں شائع ہوئی (جیسا کہ کتاب کے بار اول کے ٹائٹل پر لکھا ہے) اور مرزا نے اپنی اسی کتاب میں لکھا ہے کہ ''سنن دارقطنی کی تالیف پر ہزار سال سے زیادہ کا عرصہ گذر چکا ہے'' اب اگر 1311 ہجری میں سے ہزار سال نکالے جائیں تو جواب آتا ہے 311 ہجری، اور اس وقت امام دارقطنیؒ کی عمر صرف پانچ سال تھی کیونکہ ان کی پیدائش سنہ 306 ہجری میں ہوئی تھی تو کیا جماعت قادیانیہ کا کوئی مؤرخ یہ ثابت کرسکتا ہے کہ امام دارقطنیؒ نے یہ کتاب صرف تین یا چار سال کی عمر میں تالیف کی تھی؟ تاکہ مرزا کی یہ بات سچ ثابت ہو جائے کہ سنہ 1311ھ تک اس کتاب کی تالیف پر ''ہزار سال سے زیادہ کا عرصہ'' گذر چکا تھا؟۔

یہ روایت جھوٹی اور موضوع ہے

حقیقت حال یہ ہے کہ یہ روایت جھوٹی اور من گھڑت ہے اور کذاب راویوں نے ''محمد بن علی'' کے نام سے

گھڑی ہے، ثبوت ملاحظہ فرمائیں۔

عَمرو بن شِمر الجُعفي الكوفي

اِن صاحب کا تعارف حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے کچھ یوں کروایا ہے:۔

☆ امام یحییٰ بن معینؒ فرماتے ہیں: یہ کچھ بھی نہیں۔

☆ اامام جوزجانیؒ کہتے ہیں: یہ جھوٹا ہے۔

☆ امام ابن حِبانؒ کہتے ہیں: یہ رافضی ہے جو صحابہ کو گالیاں دیتا تھا اور ثقہ لوگوں کے نام سے موضوع حدیثیں بنایا کرتا تھا۔

☆ امام بخاریؒ فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

☆ امام نسائیؒ فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

☆ خود امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

☆ امام سلیمانیؒ کہتے ہیں: یہ رافضیوں کے لئے حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔

☆ امام ابوحاتمؒ نے فرمایا: یہ منکر الحدیث، ضعیف اور متروک ہے۔

☆ امام ابوزرعہؒ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

☆ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے، اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔

☆ امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں: یہ بہت زیادہ ضعیف اور متروک الحدیث ہے۔

☆ امام ساجیؒ کا کہنا ہے: یہ متروک الحدیث ہے۔

☆ امام ابواحمد حاکمؒ فرماتے ہیں: یہ جابر جعفی سے موضوع روایات بیان کیا کرتا تھا۔

☆ عقیلیؒ، ابن جارودؒ، دولابیؒ اور ابن شاہینؒ نے اسے ضعیف راویوں میں شمار کیا ہے۔

☆ امام ابونعیمؒ فرماتے ہیں: یہ جابر جعفی سے منکر اور موضوع حدیثیں بیان کیا کرتا تھا۔

(لسان المیزان، جلد 6، صفحات 210 و 211، مکتب المطبوعات الاسلامیہ)

جابر بن يزيد الجُعفي الكوفي

اس روایت کے ایک راوی یہ صاحب ہیں، اگرچہ بعض ائمہ سے ان کی توثیق منقول ہے لیکن اکثریت انہیں ثقہ

نہیں سمجھتی، ملاحظہ فرمائیں:۔

☆امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا: جابر جھوٹا ہے۔

☆ امام لیث بن سلیمؒ کہتے ہیں: وہ جھوٹا ہے۔

☆ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں: میں نے جابر جعفی سے بڑا جھوٹا نہیں دیکھا۔

☆ امام احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں: یحییٰ قطانؒ نے جابر کو ترک کر دیا تھا۔

☆ امام نسائیؒ کا قول ہے: وہ متروک ہے۔

☆ امام ابوداودؒ کہتے ہیں: میرے نزدیک وہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔

☆ امام ابن عیینہؒ کا کہنا ہے: میں نے جابر کو ترک کر دیا۔

☆ امام سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں: جابر (بارہویں امام) کی رجعت پر ایمان رکھتا تھا۔

☆ امام جوزجانیؒ نے فرمایا: وہ کذاب (جھوٹا) ہے۔

☆ امام ابن حبانؒ کہتے ہیں: وہ سبائی تھا اور عبداللہ بن سبا کی پارٹی سے تھا۔

☆ امام عقیلیؒ زائدہؒ سے نقل کرتے ہیں: وہ رافضی تھا اور صحابہؓ کو گالیاں دیتا تھا۔

(میزان الاعتدال، جلد 1، صفحات 351 تا 354، دار الرسالة العالمية)

☆ امام ذہبیؒ لکھتے ہیں: جابر شیعہ کے بڑے علماء میں سے تھا، اگرچہ امام شعبہؒ نے اس کی توثیق کی ہے لیکن وہ توثیق شاذ ہے، حفاظ حدیث کے نزدیک یہ متروک راوی ہے۔

(الكاشف في من له رواية في الكتب الستة، جلد 1، صفحہ 288، طبع سعودیہ)

☆ ابوعوانہؒ کہتے ہیں: سفیان ثوریؒ اور شعبہؒ نے مجھے جابر (جعفی) سے حدیث لینے سے منع کیا۔

☆ یحییٰ بن یعلیٰؒ نے کہا: اللہ کی قسم وہ جھوٹا تھا۔

☆ امام عقیلیؒ نے لکھا ہے: سعید بن جبیرؒ نے اسے جھوٹا کہا ہے۔

☆ امام ابن سعدؒ کہتے ہیں: وہ بہت زیادہ ضعیف تھا۔

☆ امام ساجیؒ نے فرمایا: سفیان بن عیینہؒ نے اسے جھوٹا کہا ہے۔

☆ میمونیؒ کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبلؒ سے پوچھا: کیا جابر (جعفی) جھوٹ بولتا تھا؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم۔

(تهذيب التهذيب، جلد 1، صفحات 283 تا 286، مؤسسۃ الرسالۃ)

☆ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں: یہ ضعیف اور رافضی ہے۔

(تقریب التھذیب، صفحہ 137، طبع دار الرشید، حلب)

قارئین محترم! ہمارے خیال میں یہ روایت جس میں چاند اور سورج گرہن کو مہدی کی نشانی بتایا گیا ہے عمرو بن شمر نے گھڑی ہے اور ’’محمد بن علی‘‘ کے نام تھوپ دی ہے، اور تمام علماء حدیث کا اس پر اتفاق ہے کہ ’’عمرو بن شمر‘‘ کا کام ہی جھوٹی روایتیں بنانا تھا۔

چند مرزائی شبہات کا ازالہ

خود مرزا قادیانی نے بڑی صراحت کے ساتھ لکھا تھا کہ ’’جو روایت امام بخاریؒ کی شرط کے مخالف ہو وہ قابل قبول نہیں‘‘ (تحفہ گولڑویہ، رخ 17، صفحات 119 و 120) اسی طرح مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا تھا کہ مہدی کے بارے میں جس قدر احادیث ہیں سب مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں صحیح نہیں، پھر سنن ابن ماجہ اور سنن دار قطنی کی وہ روایات جو حقیقت میں ضعیف اور نا قابل قبول ہیں کس طرح ’’صحیح ترین‘‘ بن گئیں؟ بلکہ چاند اور سورج گرہن والی اس جھوٹی روایت کو نہایت بے شرمی کے ساتھ ’’حدیث رسول‘‘ لکھا گیا اور آج بھی لکھا جاتا ہے (قادیانی ویب سائٹ پر کسی ’’مسعود ناصر‘‘ نامی قادیانی کا ایک کتابچہ موجود ہے جس کا نام ہے ’’خسوف و کسوف کا نشان‘‘ اور اس میں صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ یہ بات نبی کریم ﷺ نے فرمائی ہے) دوسری طرف خود جماعت مرزائیہ بھی تسلیم کرتی ہے کہ علم اصول حدیث کے مطابق یہ روایت جھوٹی اور نا قابل اعتبار ہے، لیکن پھر بھی اسے صحیح ثابت کرنے اور مرزا قادیانی کو مہدی بنانے کے لئے چند احمقانہ دلیلیں دیتی ہے، ہم مختصر طور پر ان شبہات کا جائزہ لیتے ہیں۔

اس روایت میں بیان کی گئی بات کا پورا ہو جانا ثابت کرتا ہے کہ یہ روایت سچی ہے

جواب: یہ مرزائی دعویٰ ہی غلط ہے کہ اس روایت میں بیان کی گئی بات پوری ہوئی، کیا مرزا قادیانی کا کوئی امتی بتا سکتا ہے کہ اس روایت کے الفاظ کے مطابق رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن اور رمضان کے نصف میں سورج گرہن کب لگا؟ نیز یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ آنحضرت ﷺ کی حدیث نہیں ہے بلکہ عمرو بن شمر جیسے رافضی اور جھوٹے راوی کی گھڑی ہوئی روایت ہے جو اُس نے ’’محمد بن علی‘‘ کی طرف منسوب کر دی۔

(جاری ہے)

مفتی سعید احمد☆

حضرت مولانا مجاہد الحسینی مدظلہٗ کی اہلیہ مرحومہ

تحریکِ ختمِ نبوّت کی ایک خاموش مجاہدہ

تاریخِ انسانیت میں بالعموم اور تاریخِ اسلام میں بالخصوص ایسی بہت سی خواتین گزری ہیں جنھوں نے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ تاریخِ انسانیت میں حضرت حوّا، ہاجرہ، آسیہ زوجۂ فرعون، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ و بہن، امرأۃ عمران (حنّۃ بنت فاقوذ)، حضرت مریم بنت عمران سلام اللہ علیہن ان میں شامل ہیں۔ جبکہ تاریخِ اسلام میں سیدہ خدیجہ وسیدہ عائشہ و دیگر ازواجِ مطہرات، سیدہ فاطمہ و بنات طاہرات، صحابیات میں علمی میدان میں الشفاء بنت عبداللہ، مجاہدانہ کردار میں زِنّیرہ، خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اُمّ سُلَیم رضی اللہ عنہن ایک سے ایک بڑھ کر ہیں۔ بعد کے ادوار میں زہد وتقویٰ میں رابعہ بصریہؒ، حجاج کرام کے لیے نہر زبیدہ بنوانے والی زبیدہ زوجۂ ہارون الرشید، علامہ شبلی نعمانیؒ وسید سلیمان ندویؒ کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف کے لیے مالی تعاون فراہم کرنے والی شاہجہان بیگم نواب آف بھوپال مختلف ادوار کی چند نمایاں مثالیں ہیں۔ ایسی خواتین کی بھی کمی نہیں جنھوں نے پس منظر میں رہ کر اپنے مردوں کا حوصلہ بڑھا کر دینی خدمات وتحریکات میں انھیں مطلوبہ کردار ادا کرنے کے قابل بنایا، تحریکِ ختمِ نبوّت ۱۹۵۳ء کی ایک ایسی ہی خاموش مجاہدہ اہلیہ مرحومہ مولانا مجاہد الحسینی کا مختصر تذکرہ پیشِ خدمت ہے جو ۳۰رمئی ۲۰۱۵ء کو بروز ہفتہ اللہ کو پیاری ہوگئیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا مجاہد الحسینی اور مرحومہ دونوں کا آبائی وطن سلطان پور لودھی ریاست کپورتھلہ ہے۔ مرحومہ کی ولادت ۱۹۳۸ء میں ہوئی، تحریکِ قیامِ پاکستان کے دوران ان کے والد عبدالعزیز، ممانی اور چھوٹا بھائی شہید ہوگئے، مرحومہ نے اپنے ماموں محمد دین کی سرپرستی میں ہجرت کی اور چیچہ وطنی میں مقیم ہوئے، جب کہ مولانا کربناک حالات سے دوچار ہوکر لاہور پہنچے، شورش کاشمیری سے معلوم ہوا کہ حضرت امیرِ شریعت خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ میں نوابزادہ نصر اللہ خان کے ہاں مقیم ہیں، امیرِ شریعتؒ کے ساتھ عقیدت کے علاوہ ابن امیرِ شریعت مولانا سید عطاء المنعم بخاریؒ جو کہ جالندھر میں مولانا کے ہم سبق رہ چکے تھے کی کشش بھی تھی کہ مولانا خانگڑھ گئے اور پھر شاہ صاحبؒ کے مشورے سے مظفر گڑھ شہر میں آباد ہو گئے۔ ۱۹۴۹ء میں مرحومہ مولانا کے نکاح میں آئیں، پاکستان میں مولانا کی صحافتی زندگی کا آغاز ابوسعید بزمی کے زیرِ ادارت روزنامہ ''احسان'' میں مکتوب مظفر گڑھ کے زیرِ عنوان کالم نگاری سے ہوا، پھر زمیندار سدھار ملتان کے مدیر مقرر ہوئے جو اس سے پہلے معروف شاعر حافظ مظہر الدین مدراسی کے زیرِ ادارت نکلتا تھا، روزنامہ ''زمیندار سدھار'' کے مالک

☆خطیب جامع مسجد الامین، فیصل آباد